سوال

(326)وقوع طلاق کے لیے نیت اور لفظ طلاق کا ہونا ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں یہ کہ مسمی محمد صادق ولد فقیر محمد قوم چنگڑساکن وارڈ نمبر 8 شاہ کوٹ تحصیل جڑانوالہ ضلع آباد کا ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جوذیل میں عرض ہے ۔

یہ کہ میری بیٹی مسمات زہراں بی بی کا نکاح ہمراہ محمد عارف ولد جان محمد قوم چنگڑ محلہ سلطان آباد شاہ روڑ گجرات سے عرصہ تقریبا 3 سال 2 ماہ قبل کر دیا تھا جب کہ مسمات مذکورہ اپنے خاوند کا ہاں ایک ماہ وقفہ وقفہ سے آباد رہی ۔ اس دوران مابین فریقین گھریلو اختلافات کی وجہ سے ناچاکی پیدا ہوگئی اور خاوند مذکور نے اس گھریلو تنازعہ کی وجہ سے تین بار زبانی طلاق طلاق طلاق کہہ دی ہے جس کو عرصہ تقریبا 3 سال ایک ماہ کا ہو چلا ہے ۔ خاوند مذکور نے آج تک رجوع نہ کیا ہے مسمات اس وقت سے اپنے باپ کے پاس رہ رہی ہے ، اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعا خاوند مذکور کی طرف سے تین بار زبانی کلامی طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں ؟ مجھے مدلل شرعا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ، کذب بیانی ہوگی تو سائل خود ذمہ دار ہوگا ۔ لہذا مجھے شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔ (سائل محمد صادق حقیقی باپ مسماۃ مذکورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال وبشرط صدق گواہان مذکورہ بالاصورت مسؤلہ میں طلاق موثر ہوکر نکاح ٹوٹ چکا ہے کیونکہ طلاق خواہ زبانی کلامی ہویا تحریر ہوجب شریعت کے مطابق دی جائے تو واقع ہوجاتی ہے ۔ جیساکہ حسب ذیل احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے ۔

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَالَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ .(1) صحیح البخاری ج 2 ص 794 باب الاغلاف فی الطلاق والکرہ ولنسیان

(2) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَالَمْ يتكلموا اويعلموا به (2) باب ماتجاوز اللہ عن حدیث النفس ج 1 ص 78۔ صحیح مسلم ج 1 ص 78

ان دونوں احادیث صحیحہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ نے میری امت کے قلبی خیالات اور وسوسوں کو معاف کر رکھا ہے جب تک وہ اپنے ارادوں اور وسوسوں کو زبان سے بول کر ادا نہ کرے یا ان پر عمل درآمد نہ کرے ۔

یہ دونوں احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ ، غیر معلل ولا شاذ اپنے مضمون میں بڑی واضح ہیں اور وہ اس مسئلہ کی لعلی دلیل ہیں کہ زبانی طلاق بلاشبہ شرعا واقع ہوجاتی ہے : جیساکہ پہلی حدیث کا آخری جملہ او تتکلم اور دوسری حدیث کا پہلا جملہ مالم یتکلموا اس حقیقت پر دلالت کر رہا ہے ۔

3 ۔ امام ترمذی اس حدیث پر یہ تصریح فرماتے ہیں :

"وَالعَمَلُ عَلَى ہٰذَا عِندَ أَہْلِ العِلْمِ : أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَتَّى يَتَكَلَّمَ بِهِ ۔ (3) تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی : ج 2 ص 215.

کہ اہل علم سلف صالحین کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ جب تک شوہر کا لفظ طلاق اپنی زبان سے بول کر ادا نہ کرے گا تو طلاق واقع نہ ہوگی مگر جب بول کر لفظ طلاق ادا کرے گا تو طلاق واقع ہوجائے گی ۔

4 ۔ امام ابن رشد قرطبی لکھتے ہیں :

أجمع المسلمون علی أن الطلاق یقع إذا کان بنیہ ولفظ صریح فمن إشترط فیہ النیۃ والفظ الصریح فاتباعا لظاھر الشرع فالمشھور عن مالک أن الطلاق لا یقع إلا بلفظ و نیۃ . (1) بدایۃ المجتھد : ج 2 ص 55،56

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نیت کے ساتھ جب لفظ طلاق بولا جائے گا تو طلاق پڑ جائے گی اور جن اہل علم نے طلاق میں نیت اور لفظ صریح (الطلاق) کی شرط عائد فرمائی ہے انہوں نے ظاہر شرع کی اتباع کی ہے ۔

5۔ امام ابن قدامہ فرماتے ہیں :

وجملۃ ذلک أن الطلاق لا یقع الا بلفظ فلو نواہ بقلبھمن غیر لفظ لم یقع فی قول عامۃ أھل العلم منھم عطاء وجابرن زید وسعید بن جبیر ویحییٰ بن ابی کثیر امام شافعی ، امام اسحاق ، امام قاسم ، امام سالم ، امام حسن بصری ، امام عامر شعبی . (2) معنی لابن ابی قدامہ : ج 7 ص 294

کہ طلاق زبان سے بول دینے پر واقع ہوجاتی ہے ۔ بصری دل کی نیت سے واقع نہیں ہوتی ۔ امام عطاء جابر بن زید ، یحییٰ بن ابی کثیر ، سعید بن جبیر تابعی امام شافعی ، امام اسحاق ، امام قاسم ، امام سالم ، حسن بصری او شعبی جیسے فقہاء اور عام اہل علم کا یہی مذہب اور فتوی ہے ۔ (3) فتاویٰ نذیریہ : ج 3 ص 73

6۔ شیخ الکل فی الکل السید نذیر حسین المحدث الدہلوی اور عبد الحق محدث ملتانی کا بھی یہی فتوی اور مذہب ۔

7 ۔ السید محمد سابق مصری ارقام فرماتے ہیں 7

یقع الطلاق بکل مایدل علی انھاء العلاقۃ الزوجیۃ سواء کان ذلک بلفظ ام بالکتابۃ الی الزوجۃ او باشارۃ اخرس او بارسال رسول ۔ (4) فقۃ السنۃ : ج 2 ص 216

طلاق ہر اس قول وفعل سے واقع ہوجاتی ہے جو میاں بیوی کے باہمی ازدواجی تعلق کے انقطاع پر دلالت کرتا ہے ۔ خواہ لفظ طلاق ہو یا بیوی کے نام طلاق کی تحریر ہو یا طلاق کی مجلس میں گونگے انسان کا اشارہ ہو یا قاصد کے ذریعہ بیوی کو طلاق کی اطلاع دی گئی ہو تو ان چاروں صورتوں میں بلاشبہ طلاق پڑ جاتی ہے ۔

8 ۔ خلاصہ محمد شفیع حنفی دیوبندی بھی زبانی کلام طلاق کے وقوع کے قائل ہیں ۔ فتاوی دار العلوم دیوبند ج 2 ص 658 ۔

خلاصہ بحث یہ کہ صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال مذکورہ احادیث صحیحہ اور جمہور علمائے امت کی تصریحات او تدقیقات کے مطابق طلاق واقع ہو کر موثر ہو چکی اور نکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ کیونکہ اس طلاق پر عرصہ تین سال کا بیت چکا ہے ۔

لہذا آپ کی بیٹی اپنے شوہر کے حبالہ عقد سے آزاد ہو چکی ہے۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی جھمیلہ کا ہر گز ذمہ دار نہ ہوگا۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص801

محدث فتویٰ